139410 ـ خاوند كے خلاف بد دعا اور ا سكا كفاره

سوال

خاوند كے ليے بد دعا كرنے كا شرعى حكم كيا ہے، اور اس كا كفاره كيا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

مظلوم كے ليے جائز ہے كہ وہ بغير كسى زيادتى كے ظالم كے خلاف دعا كر سكتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

برائى كےساتھ آواز بلند كرنے كو اللہ تعالى پسند نہيں فرماتا مگر مظلوم كو اجازت ہے النساء (148).

ابن ابى حاتم نے (4 / 416) حسن سے روايت كيا ہے كہ انہوں نے فرمايا:

" مظلوم كے ليے رخصت دى گئى ہے كہ وہ ظلم كرنے والے كے خلاف دعا كر سكتا ہے ليكن شرط يہ ہے كہ دعا ميں زيادتى نہ ہو "

ديكھيں: تفسير الطبرى (9 / 3444).

اور امام ترمذى رحمہ اللہ نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تين (اشخاص) كى دعا بلاشك و شبہ قبول ہوتى ہے: مظلم كى دعا، اور مسافر كى دعا، اور والد كى اپنى اولاد پر "

سنن ترمذى حديث نمبر (1905) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

اگرکوئی مسلمان شخص مجھ پر ظلم کرے تو کیا میں اس کے خلاف بد دعا کر سکتا ہوں، اور دعا کیا ہوگی ؟

کمیٹی کے علماء کرام کاجواب تھا:

جس شخص پر ظلم و ستم ہوا ہو تو وہ مدد و نصرت کے لیے اس کے خلاف بد دعا کر سکتا ہے، اور اس دعا میں وہ ظالم کے خلاف دعا میں زیادتی مت کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو شخص اپنے مظلوم ہونےکے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے توا یسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں الشوری (43). انتہی

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (24 / 262).

لیکن معافی و درگزر تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور برائی کا بدلہ اس جیسی برائی ہے، اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے ا س کا اجر اللہ کےذمے ہے، یقینا اللہ سبحانہ و تعالی ظالموں سےمحبت نہیں کرتا الشوری (40).

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے عفو و درگزرمیں اصلاح کی شرط رکھی ہے، یہ اس کی دلیل ہے کہ اگر جرم کرنے والا معافی و درگزر کے لائق نہیں، اور شرعی مصلحت کا تقصاضا ہوکہ اسے سزا دینی چاہیے تو پھر اس حالت میں یہ معافی کے حکم پر عمل نہیں ہو گا.

اور معاف کرنے والے کے لیے اجروثواب رکھنا اسے معافی پر ابھارتا ہے، اور اس کی دعوت دیتا ہے کہ مخلوق کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے جسے اللہ سبحانہ و تعالی پسند فرماتا ہے، جس طرح وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اسے معاف کر دے اس طرح اسے بھی چاہیے کہ وہ دوسرے انسان کومعاف کر دے، اور جس طرح وہ پسند کرتا ہے کہ اللہ اس سے درگزر کرے اسے بھی لوگوں سے درگزر کرنی چاہیے، کیونکہ بدلہ جو جنس العمل ہوتا ہے یعنی

جیسا کرنا ویسا بھرنا " انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (760).

امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عفو و درگزر کی بنا پر اللہ سبحانہ و تعالی بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2588).

اور امام احمد نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے تو آپ نے فرمایا:

" رحم کرو تم پر بھی رحم کیا جائیگا، اور معاف و درگزر کرو تو اللہ تعالی بھی تمہیں بخش دےگا "

مسند احمد حدیث نمبر (6505) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (2465) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر جن افراد میں رشتہ داری اور دوستی و معاشرت پائی جائے ان کی آپس میں معافی و درگزر اور بھی یقینی ہو جاتی ہے؟

اور پھر خاوند اور بیوی سے بڑھ کر دوستی و محبت کس میں ہو سکتی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے تو طلاق کے وقت بھی خاوند اور بیوی کو معافی و درگزر کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور تمہارا معاف کر دینا تقوی سے بہت نزدیك ہے، اور تم آپس کی فضیلت اور بزرگی کو فراموش نہ کرو، یقینا اللہ تعالی تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے البقرۃ (237).

آپ کی خاوند کی اصلاح اور ہدایت کی دعا زیادہ فائدہ مند ہو سکتی ہے، اور اس کے لیے بد دعا کرنے سے بہتر ہے کہ اس کی اصلاح اور ہدایت کی دعا کریں.

اور رہا اس کا کفارہ: اگر تو آپ اس میں حق پر تھیں یعنی اس نے ظلم کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر آپ دعا

میں زیادتی کر کے خود ظالم بن گئی، اور یہ بد دعا اس تک پہنچ گئی یا اس نے سن لی ہو تو آپ اپنے خاوند سے معذرت کریں اور اس سے معافی مانگیں.

اور اگر اس تک نہیں پہنچی تو آپ کو خاوند کے لیے استغفار کرنی چاہیے.

واللہ اعلم .